Test-1 ط۔ جی گل

1- رسولﷺ کی سفارتی کوششیں ایک مضبوط سفارت کار کے طور پر

1. تعارف:

حضورﷺ خاتم النبیین ہیں اس کے ساتھ آپﷺ سب سے بڑے سفارتکار بھی تھے۔ حضورﷺ نے اسلام کی تبلیغ کے دوران مختلف قسم کی سفارتکارانہ سرگرمیوں میں مصروف رہے اور ان کو رواج دیا۔ مکی اور مدنی ادوار میں حضورﷺ نے ایک مضبوط سفارتکار کے طور پر غیر ملکی سربراہوں سے روابط قائم کیے اور ان کو دعوتِ اسلام دیا۔ مدینہ میں حضورﷺ نے اوس و خزرج کے درمیان صلح کرائی، انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ کے مابین اخوت کا رشتہ قائم کر دیا۔ مزید حضورﷺ نے بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ، صلح حدیبیہ، اور بیعت رضوان جیسے معاہدے بھی کیے۔ تعارفِ اسلام میں ڈاکٹر حمید اللہ کہتے ہیں:

"اللہ نے حضورﷺ کو پیغمبرِ امن بنا کر بھیجا۔"

2- رسولﷺ بحیثیت مضبوط سفارتکار:

رسولﷺ ایک کامیاب سفارتکار تھے۔ پیغمبرﷺ اللہ کے

سفیر تھے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں انہوں نے لوگوں سے گواہی لی کہ کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا۔

مائیکل ہارٹ نے کہا:

"حضورؐ دینی اور دنیاوی اعتبار سے انتہائی کامیاب تھے"

حضورؐ کی سفارتی کوششوں کی بدولت مکہ اور مدینہ میں میں آپؐ ایک مضبوط سفارتکار کے طور پر مشہور ہوئے۔ آپؐ کے انصاف پسند رویہ کی وجہ سے مختلف قبائل میں دوستی اور اتحاد قائم ہوا۔ انہی کوششوں کی بدولت لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام دنیا میں ایک دائمی دین کی حیثیت سے ابھرا۔

3۔ مکی اور مدنی ادوار میں حضورؐ کی سفارتی کوششیں:

عہد رسالت کی سفارتی کوششوں کو مکی اور مدنی ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ مکی دور:

مکی دور میں قبائلی سرداروں اور غیر ملکی سربراہوں

کے علاوہ زمانۂ جاہلیت کی مثالیں بھی شامل ہیں۔

i۔ حربِ فجار:

586ء میں آپؐ کی عمر مبارک 15 برس تھی۔ قریش اور بنو قبیلہ قیس میں جنگ شروع ہو گئی۔ چونکہ یہ مہینے حرمت والے مہینے تھے ان میں دینِ ابراہیمی کے مطابق لڑنا ممنوع تھا۔ اس لیے اسے حربِ فجار یعنی فاجروں کی جنگ کہا جاتا ہے۔ آپؐ نے کسی پر تلوار نہیں اٹھائی اور معاملات مصالحت امن سے طے کیے۔

ii۔ ہجرتِ حبشہ:

حضورؐ نے جب علی الاعلان تبلیغِ اسلام شروع کی تو قریشِ مکہ آپؐ کی جان کے درپے ہو گئے۔ اگرچہ آپؐ ابو طالب کی حمایت کی بدولت محفوظ رہے، تاہم صحابہ کرامؓ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ آپؐ نے حبشہ کی طرف ہجرت کا فیصلہ فرمایا۔ نجاشی شاہ حبشہ کو خط لکھا کہ مسلمانوں کا احترام و تعاون کیا جائے۔ یوں آپؐ کی سفارتی کوششیں کامیاب ہوئیں۔

iii - سفرِ طائف:

نبوت کے دسویں سال جب حضورؐ کے چچا ابو طالب نے وفات پائی تو کفار آپؐ کے جان کے درپے ہو گئے۔ حضورؐ اس خیال سے طائف کی طرف ہجرت کر گئے کہ **قبیلہ بنو ثقیف** کو اسلام کی دعوت دیں۔ وہاں پہنچ کر قبیلہ کے تین سرداروں سے گفتگو فرمائی اور دعوت دین دی۔ مگر ان لوگوں نے آپؐ پر پتھر برسائے اور نہایت بداخلاقی سے پیش آئے۔ حضورؐ نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔

ii - مدنی دور:

مدنی دور میں حضورؐ کے سفارتکاری کے واقعات میں میثاقِ مدینہ، صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان کے واقعات شامل ہیں۔

i - میثاقِ مدینہ:

جب حضورؐ مدینہ پہنچے تو وہاں اوس و خزرج کے درمیان صلح کرا کے ان کو انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ کا لقب دیا۔ ان کے مابین اخوت کا رشتہ قائم کر دیا۔

ii- صلح حدیبیہ:

صلح حدیبیہ کے تحت حضورؐ نے قریش مکہ اور مدینہ کے مسلمانوں کے مابین جنگ کو روک کر امن قائم کیا۔ ان معاہدے کے تحت جنگ جلدی عمل میں آئی۔ لہذا اس فتح مبین کے نام سے منسلک کیا گیا۔

iii- بیعت رضوان:

بیعت رضوان حضورؐ کی سفارتکاری کا عظیم شاہکار ہے۔ رسولؐ نے ببول کے درخت کے نیچے بیعت لی کہ حضرت عثمانؓ کا قصاص لینے کیلئے اگر قریش سے لڑنا پڑا تو لڑیں گے۔

4- حاصل بحث:

حضورؐ پیغمبر امن ہیں۔ آپؐ نے زندگی کے ہر معاملے میں جنگ و جدل کی جگہ امن کو فروغ دیا۔ حضورؐ کی مصلحانہ کوششوں کی بدولت مکہ و مدینہ میں امن قائم ہوا اور آپؐ ایک مضبوط سفارتکار کے طور پر ابھرے۔ حضورؐ نے ہمیشہ حق کی حمایت کی اور ظلم کی مخالفت کی۔ مزید انتقام اور دشمنی کی حوصلہ شکنی کر کے مصلحانہ کوششوں کو ترویج دی۔

2- درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

i- ہجرت مدینہ
ii- صلح حدیبیہ کی اہمیت

ii- صلح حدیبیہ کی اہمیت:

1- تعارف:

کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا تھا۔ مسلمان بیت اللہ کی زیارت کرنے کیلئے بہت مضطرب تھے۔ ایک روز حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو اپنا خواب سنایا کہ میں نے دیکھا گویا میں اور مسلمان بیت اللہ کی زیارت کرنے مکہ پہنچ گئے۔ اس خواب کو سننے کے بعد صحابہ کے دلوں میں مکہ جانے کا شوق بڑھ گیا۔ چنانچہ اسی سال حضورؐ نے صحابہ کے ساتھ مکہ جانے کا ارادہ فرمایا۔ جب قریشِ مکہ کو حضورؐ کے اس ارادے کا پتہ چلا تو وہ خوف زدہ ہوگئے اور مسلمانوں کی راہ میں رکاوٹیں حائل کرنے لگے۔ چنانچہ ایک معاہدہ طے پایا جسے صلح حدیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے تحت مسلمانوں اور قریش کے مابین چند شرائط کی منظوری ہوئی۔ اس معاہدے کی بدولت مسلمانوں پر بیت اللہ جانے کی

والا ہموار ہو گئی۔

2۔ صلح حدیبیہ:

قریش مکہ کو جب مسلمانوں کے مکہ پہنچنے کے عزائم کا پتہ چلا تو انہوں نے مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کا عزم کیا۔ مسلمانوں کے حلیف بنو خزاعہ کے سردار نے رسول ﷺ کی خدمت میں آکر قریش مکہ کے ارادوں سے آگاہ کیا۔ قریش مکہ نے مسلمانوں کے خلاف افواہیں اور سازش پھیلانا شروع کر دیں چنانچہ گفت و شنید کے بعد صلح نامہ طے پایا جسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

~~3۔ صلح حدیبیہ کی شرائط:~~

3۔ صلح حدیبیہ کی اہمیت:

صلح حدیبیہ کی اہمیت مندرجہ ذیل نتائج و ثمرات سے واضح ہوتی ہے۔

i۔ فتح مبین:

مسلمان جب حدیبیہ سے معاہدہ طے کر کے واپس جا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورۃ الفتح نازل

ہوئی۔ اس میں اس فتح کو "فتح مبین" کا نام دیا گیا اور مسلمانوں کو خوشخبری دی گئی کہ عنقریب ایک اور لڑائی میں فتح نصیب ہوگی اور بہت زیادہ مال غنیمت بھی حاصل ہوگا۔

ii۔ سیاسی غلبہ:

اس صلح کے ذریعے مسلمان اور کفار برابر آگئے، اس صلح سے پیشتر قریشِ مکہ مسلمانوں کو کسی طرح خاطر میں نہیں لاتے تھے اور اپنی برتری کے قائل تھے۔ ان کی کوشش تھی کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹادیں تاکہ وہ اسلام کا نام نہ لیں سکیں۔

iii۔ عرب قبائل پر اثرات:

اس معاہدے میں امن اور صلح کو فوقیت دی گئی اور یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ اسلام امن اور صلح کا پیغام دیتا ہے۔ اس معاہدے کے بعد کفار کے حملوں کا خطرہ ختم ہوگیا۔ مختلف قبائل نے مسلمانوں سے تعلقات استوار کیے۔ مسلمانوں کو اپنی صلاحیتیں اور اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔

iv۔ سلاطین کو دعوتِ اسلام:

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کو کفارِ مکہ کی

طرف سے بے فکری ہوئی تو پھر رسول ﷺ نے مدینہ میں اسلامی ریاست کی تشکیل شروع کی۔ آپ ﷺ نے ہمسایہ ممالک کے سربراہان کو دعوت اسلام دی۔

۷۔ فتح مکہ کا پیش خیمہ:

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کو کفارِ مکہ کی طرف سے حملوں کا خطرہ ٹل گیا اور مسلمانوں کو ترقی حاصل ہوئی۔ کفار نے خود تنگ آکر معاہدے کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

~~۸۔ حاصل~~

۸۔ حاصل بحث:

صلح حدیبیہ ایک تاریخی معاہدہ تھا جس نے قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان امن کو فروغ دیا۔ اس میں حضور ﷺ نے سیاسی حکمت اور بصیرت کا مظاہرہ کیا جس سے بعد والوں کی ~~راہ ہموار~~ رہنمائی ہوتی ہے اور جنگ بندی کا سبق ملتا ہے۔

ا۔ ہجرتِ مدینہ:

1۔ تعارف:

ہجرتِ مدینہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ حضورؐ نے ~~حضرت علی~~ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مل کر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ ہجرت اسلام کی دعوت و تبلیغ کے فروغ کی طرف اہم قدم تھا۔ اس کے تحت اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا اور معاشرہ اسلامی معاشرہ بن گیا۔ مزید مسلمانوں کے مابین بھائی چارے کو فروغ حاصل ہوا۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا اور مصائب کا خاتمہ ہوا۔ ارشادِ ربانی ہے۔ "تاکہ دین اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے" غرض ہجرتِ مدینہ کا بنیادی مقصد اشاعتِ دین تھا۔

2۔ ہجرتِ مدینہ:

حضورؐ نے 622ء میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اس ہجرت میں حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو امانتیں سونپتے ہوئے فرمایا:

"مجھے اللہ نے ہجرت کرنے کا حکم دیا ہے تم میری چادر اوڑھ کر میرے بستر پر سو جاؤ۔ کوئی شخص بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ

سکتا۔ لوگوں کو ان کی امانتیں لوٹا کر مدینہ آ جانا۔

3- ہجرتِ مدینہ کی اہمیت:

ہجرت مدینہ کی اہمیت مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتی ہے۔

i- ہجرتِ مدینہ سے اسلام کو غلبہ و کامرانی حاصل ہوئی
ii- قریش مکہ کو ہجرت سے اتنا رنج ہوا کہ انہوں نے صلح حدیبیہ میں ہجرت نہ کرنے کی شرط رکھی۔
iii- مصائب ختم ہوئے۔
iv- آزاد معاشرہ کا قیام عمل میں آیا۔
v- سن ہجری کی ابتدا ہوئی مسلمانوں کا اپنا کیلنڈر وجود میں آیا

4- ہجرتِ مدینہ کے نتائج:

i- اسلامی ریاست کا قیام:

ہجرتِ مدینہ سے اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ قرآن اللہ کی طرف سے رشد و ہدایت کا واحد ذریعہ ہے۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام اسلامی ریاست کے تحت دیا۔

ii - اخوت و بھائی چارہ :

اسلامی ریاست میں اخوت و بھائی چارہ قیام میں آیا۔ ہجرت مدینہ نے یہ بات ثابت کر دی کہ خاندان، رنگ و نسل اور زبان کی کوئی تمیز نہیں۔

انما المومنون اخوۃ

ترجمہ:

"مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(سورۃ الحجرات: ۱۰)

iii - اشاعتِ دین:

ہجرت مدینہ سے اشاعت دین کو فروغ ملا۔ اب مسلمان واضح طور پر دین کی اشاعت کر سکتے تھے۔ دس سال کے قلیل عرصے میں عرب بلکہ روم و فارس تک اسلام پھیل گیا۔

~~ترجمہ: اور~~ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔

(سورۃ النصر: 2)

د - حاصل بحث:

ہجرتِ مدینہ نے ایک مثالی اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ اس معاشرے میں مساوات، ایثار و قربانی اور

سادگی کی ترویج نافذ کی گئی۔ یہ اوصاف مل کر ایسا مثالی معاشرہ
قائم ~~کرتا~~ کرتی ہیں ~~[illegible]~~ جس کی مثال نہیں ملتی۔